© rasailojaraid.com

نظرات

فرض کیجیے آپ ایک نہایت عالیشان اور پرشکوہ بلڈنگ کے مالک ہیں اور اس میں اچانک ایسی آگ لگ گئی ہے جس کے شعلے چاروں طرف بلند ہو رہے ہیں اور تیز ہواؤں نے انھیں اور زیادہ مشتعل اور خطرناک بنا دیا ہے، بلڈنگ کی چھت کی کڑیاں تڑاق تڑاق کرکے ٹوٹنے لگی اور در و دیوار جلنے لگے ہیں۔ آپ آگ بجھانے کی ہزار کوشش کر رہے ہیں مگر آگ قابو میں نہیں آتی، اس وقت اگر کچھ لوگ آپ کی ہمدردی میں آگ بجھانے کے لئے آجائیں تو کیا آپ ان سے یہ کہیں گے کہ آپ کا مشرب اور مسلک کیا ہے؟ پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ میرے ہم خیال اور ہم عقیدہ ہیں یا نہیں؟ اگر آپ میرے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہیں ہیں تو میں آپ کو آگ بجھانے کی کوششوں میں شرکت کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ فرمائیے کہ کیا کوئی معقول انسان جس کو اس بلڈنگ سے محبت ہو بقائمی صحت ہوش و حواس یہ رویہ اختیار کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں!!

آج یہی حال اسلام کا ہے، وہ چاروں طرف سے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے، ہر سمت سے اس پر یورش ہو رہی ہے، اپنے اور بیگانے سب اس پر ظلم کر رہے ہیں، پورے عالم اسلام پر نگاہ ڈالئے کہیں افراطِ زر اور سیاسی خود مختاری و آزادی نے قرآن مجید کے ارشاد "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" تم کو بہتات نے خدا اور یوم آخرت سے غافل بنا دیا ہے" کے مطابق فرزندانِ توحید کو راہ سے بے راہ کر دیا ہے کہیں غربت و افلاس نے اور کہیں جہالت نے انھیں حق سے بیگانہ اور دینِ قیم کے واجبات و مطالبات کی طرف سے بے حس اور بے خبر بنا دیا ہے، پھر مغربی تہذیب، مغربی افکار و آرا، اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پرمبنی تحریکات ورجحانات نے ایک طوفان بلکہ وہ ستم ڈھایا ہے کہ اسلام کی کشتی ڈگمگانے لگی ہے، اس بنا پر آج اسلام کی حفاظت کے لئے ایک نہیں سینکڑوں محاذ ہیں۔ تعلیم کا بھی ہے اور تعلیم بھی قدیم اور جدید دونوں، تصنیف وتالیف کا بھی ہے اور سیاست کا بھی، تبلیغ واشاعت کا بھی ہے اور وعظ وارشاد کا بھی، روحانی تصفیہ وتزکیۂ باطن کا بھی ہے اور اقتصادی ومعاشی پروگراموں کو ترقی دینے کا بھی۔ اور سماجی فلاح وبہبود کے میدان میں کام کرنے کا بھی، یہ سب محاذ اپنی ایک مستقل اہمیت وضرورت رکھتے ہیں، نیت میں خلوص اور عمل میں للّٰہیت اور ایک اعلیٰ مقصدِ حیات کے ساتھ وابستگی شرط ہے۔ اگر نیت وارادہ میں للّٰہیت اور خلوص ہے تو بڑے سے بڑا وہ کام جسے ہم اپنی اصطلاح میں "دنیوی" کہتے ہیں وہ بھی عبادت اور رضائے رب کے حصول کا ذریعہ ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بڑی سے بڑی عبادت، تبلیغ اور وعظ وارشاد، اور مجاہدہ وریاضت ایک دھوکا اور فریب ہے۔

اسلام میں آج سے نہیں شروع سے مختلف فرقے اور مختلف مذاہب ومسالک ہیں اور اسلام میں جامعیت وہمہ گیری کے ساتھ جو قانونی لچک ہے اس کے پیش نظر ایسا ہونا ناگزیر تھا۔ لیکن جب تک مسلمانوں کو اسلام سب سے زیادہ عزیز رہا اور وہ اپنے ہر ذاتی اور جماعتی مفاد کو اسلام کے مفاد اور اس کی مصلحت پر قربان کر دینے کے جذبہ سے سرشار رہے یہ اختلافات جو کلامی اور فقہی مسائل میں پیدا ہوئے تھے اور جن کے باعث مسلمانوں میں گروہ بندی پیدا ہوئی تھی اسلامی اخوت ومحبت اور مسلمانوں کے ملی اتحاد میں مانع نہیں ہوئے، لیکن اس کے برعکس جب کبھی مسلمانوں نے ان اختلافات کو اتنی اہمیت دی ہے کہ اسلامی مفاد مجروح ہوگیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان کی اجتماعیت برباد ہوگئی اور ملی اتحاد واتفاق کا شیرازہ منتشر ہوگیا جس سے اسلام کے دشمنوں نے فائدہ اٹھایا اور پھر نہ یہ رہے اور نہ وہ مسلمان بحیثیت ایک ملت کے سب ہی حریفانہ کوششوں اور تدبیروں کا شکار ہوگئے، "برہان" کا یہ وہ نقطۂ نظر ہے جس کی وجہ سے

© rasailojaraid.com